بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ لایغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم سلسلہ عالیہ

احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲، ۶، ۱۰

۱۴، ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان

سے شایع

ہوتا ہے

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے	صر
۲۔ خواص معاونین سے	عہ
۔ ہندوستان سے باہر	ےر
۔ غیر مذاہب والوں سے	ےر ۱۳
اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے	ےر ۱۲

نوٹ

یہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔
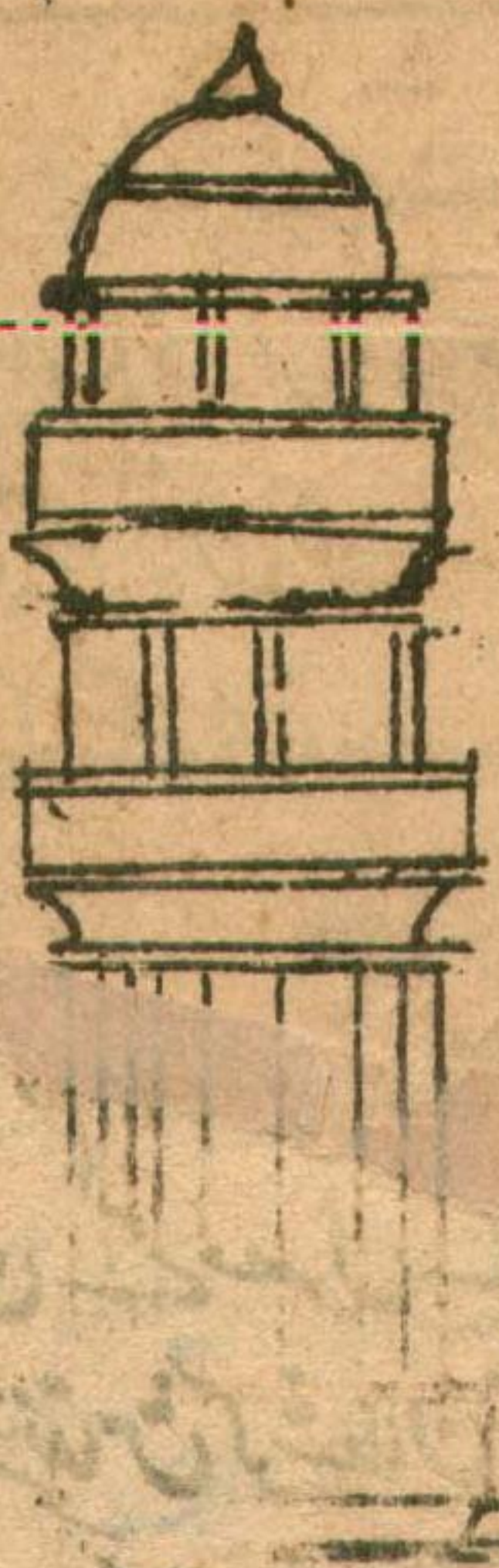
جلد | قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ | ۱۲ نمبر

تف لکم ایہا المفترون

نادان اور شریر کی وہ حالت نہایت ہی قابل رحم ہوتی ہے جب وہ حق کے مقابلہ میں ہر طرح سے ذلیل ہو کر حرکات مذبوحی کرتا ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اور معترض چوتھائی صدی سے زیادہ عرصہ سے ہر قسم کی نامرادیوں اور تلخ کامیوں کا مزا چکھتے چکھتے کچھ ایسے ڈھیٹھ اور بے حیا ہو گئے ہیں۔ کہ ان میں سے وہ بھی جو تہذیب و تعلیم یافتہ ہونے کے مدعی تھے۔ اور جو اپنے زعم میں ملکی اور قومی اصلاح کا بیڑا اٹھا کر نکلے تھے۔ سلسلہ عالیہ کی مخالفت میں ایسے ہتھیاروں پر آ گئے ہیں جو ایک شریف اور راستی پسند انسان کبھی بھی گوارا نہیں کر سکتا +

دلائل و براہین سے عاجز ہو کر اب مخالفین نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ وہ اس سلسلہ کے متعلق افترا سے کام لیں۔ اور خدا اور خلق کی لعنت کی ذرا بھی پرواہ نہ کریں میں یقیناً کہتا ہوں۔ کہ ایسے لوگوں کا افترا کرنا ہی سلسلہ کی سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ جب وہ ہر طرح سے عاجز آ گئے اور انکے ہاتھ میں کوئی سامان حرف زنی کا نہیں رہا۔ تو آخر بدنام کرنے کی خاطر افترا سازی سے کام لیا گیا۔

ان مفتریوں میں سے اول نمبر پر تو وہ مراسلہ نویس ہے جس نے اخبار وطن میں عبد اللہ احمدی کے نام سے ایک خط لکھا ہے۔ اور وطن کے دانشمند ایڈیٹر نے بغیر کسی قسم کی تحقیق اور تنقید کے اسکو چھاپ دیا +

مجھے مولوی انشاء اللہ خان صاحب پر سخت افسوس ہے کہ انہوں نے حمیت و غیرت اسلام کا کچھ بھی پاس نہیں کیا۔ اور چار لاکھ احمدیوں کے مذہبی فیلنگس کو صدمہ پہنچانے کے لئے بلا تردد ایک خط چھاپ دیا۔ بحالیکہ اگر وہ ذرا بھی اصول درایت سے کام لیتے تو اسے محض بے بنیاد یقین کر سکتے تھے۔ اسکے متعلق معزز ہمعصر بدر نے وطن کو توجہ دلائی ہے۔ اور میں بھی اسے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اس خط کے متعلق اظہار افسوس کرے۔ اور احمدی قوم سے معذرت چاہے ورنہ مجھے اندیشہ ہے کہ اسکا نتیجہ اچھا نہ ہو۔ اور وطن کے ایڈیٹر کو جوابدہ ہونا پڑے یہ امر تحدی سے پیش کیا جاتا ہے کہ کوئی عبد اللہ احمدی پٹیالہ شیرانوالہ دروازہ میں نہیں ہے اور نہ کسی احمدی کے وہ معتقدات ہو سکتے ہیں مجھے رہ رہ کر اس امر پر افسوس آتا ہے کہ وہ شخص جو ہندوستان کے باہر دور دراز ممالک کے معاملات پر رائے زنی کرنے کے لئے مستعد رہتا ہے۔ وہ کیوں اپنے گھر کے واقعات پر غور نہیں کر سکا۔ کیا اگر مولوی انشاء اللہ خان صاحب دوسرے لوگوں کو یہ امر باور کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں کہ اگر کوئی شریر ان کے بچے کے نام سے خط لکھکر ایسا مشتہر کرنا چاہے۔ کہ انکا فلاں بچہ اپنی ماں سے نکاح کرنیوالا ہے مجھے افسوس ہے کہ اس مثال سے مجھے کام لینا پڑا۔ مگر بجز اسکے چارہ نہ تھا۔ وطن کا ایڈیٹر ایسے موقع پر کسی شخص کو ایسی اجازت نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اسے صحیح یقین کرے اور فی الحقیقت ایک سلیم الفطرت انسان کو ایسا خیال کرنا ہی نہیں چاہئے۔ پھر کیوں ایڈیٹر وطن نے ایسے گندہ اور شرافت سے دور مضمون اپنے اخبار میں چھاپکر موقع دیا۔ کہ لوگ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔

اسی سلسلہ میں ایک پنجابی نقاش کا مضمون ہے جو اسی اخبار وکیل میں چھپا ہے اخبار وکیل کے کالموں سے بہتر کوئی جگہ ایسے افترا کے لئے نہ ملنا حیرت انگیز امر ہے شاید شیخ غلام محمد صاحب نے قوم میں ایسے بیہودہ مذاق کو پیدا کرنا ہی اپنی نجات کے لئے کافی سمجھا ہے اگر یہ سچ ہے تو نہایت ہی افسوس ہے لوگ نقاش کے نام سے شاید واقف نہیں اسلئے میں ابتداءً ناظرین کو ان سے اتنا انٹروڈیوس کرانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے چھپکر شایع ہوا۔

ہمارے معزز ہمعصر زمیندار کے پوت یا کپوت ہین اور علی گڈھ کالج کے تعلیم یافتہ اور ظفر علیخان نام رکھتے ہین اور اگر میرا خیال صحیح نہین تو ٹہیک ایڈیٹر صاحب زمیندار یا مسٹر ظفر علیخان تردید کرسکتے ہین - اور مجھے میری غلطی پر مطلع کرنے کا انہین حق ہی -

انہون نے عالم ارواح سے خط کا ایک مضمون گھڑا ہی ملاء اعلیٰ کی خبرون کے حصول کے لئے شیطان ہی کوشش کیا کرتا ہے ہین مسٹر نقاش کو شیطان تو نہین سمجہتا لیکن اس مین کوئی کلام نہین ہو سکتا شیطانی روح نے انکے اندر حلول کر کے یہ خط ان سے لکھوایا ہے -

مسٹر نقاش کے لئے اور اسکے مضمون کے شایع کرنیوالے کے لئے یہی سزا کافی ہی کہ ایک نے

افترا کیا اور دوسرے نے شایع کیا

پس ہمارے لئے کیون خوشی کا مقام اور محل نہ ہو کہ ہمارے مخالفون کے پاس

افترا کے سوا کچھ نہین

پھر اسی سلسلہ مین ایک اور گریجویٹ ہین جو شیعہ قوم کے رکن اور صیغہ اصلاح کے حامی ہین - یہ بزرگ خواجہ غلام الثقلین صاحب ہین اسوقت مجھے اس سے بحث نہین کہ مین انکے گذشتہ کارنامون پر ریویو کرون یہ باتین پھر بھی ہو سکتی ہین - بار زندہ صحبت باقی -

خواجہ صاحب نے اپنے رسالہ عصر جدید مین الانصاف کا خاتمہ کے عنوان سے ایک آرٹیکل لکھا ہی اسپر تنقید شاید ہمارے سلسلہ کے ایک گرامی قدر نوجوان کرینگے بشرطیکہ انہون نے ضروری سمجہا - عصر جدید مین راقم مضمون کا ہدردان رانگیم ول رکھ دیا گیا - لیکن ایڈیٹر صاحب نے اس مضمون کی کوئی تردید نہین کی - اور اسکے غلط واقعہ پر نوٹ نہین لکھا - اسلئے ہمین حق حاصل ہی کہ اس مضمون کا جوابدہ انہین کو سمجہین -

اس مین سب سے پہلا افترا تو حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین پر کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ پھر بزدل اور دون ہمت حسب مسلمہ معترض نے ایک اور افترا کیا ہے کہ گویا اس جماعت کا ایک لیڈنگ ممبر عیسائی رہ چکا تہا - اور بعد مین مدرس تہا - اور شان اور رسوخ طلب تہا - وغیرہ - اگر وہ نام دیتا تو اسکی حقیقت اسے معلوم ہو جاتی - لیکن احمقون کو دہوکا

مرزا صاحب کے پورے ریوون کو اگر حلف لے کر پوچہا جاوے تو خود انکو خلیفہ مولوی نور الدین نہین مانتے - اس سے بڑھکر افترا کیا ہوگا ؟

دینے اور مغالطہ مین رکہنے کے لئے ایک گول مول بات لکھدی - اسیطرح پر اور بہت سی باتین ہین -

تحریرون سے کام نکلتا نہ دیکھکر مفتریانہ افواہون سے کام لیا گیا اسی ہفتہ مجھے جالندہر جانے کا اتفاق ہوا اور خانصاحب مرزا سلطان احمد صاحب افسر مال سے ملنے پر معلوم ہوا کہ یہ عام افواہ ہے کہ قادیان مین معاذ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح اور چند اور دوستون مین تقسیم روپیہ پر جنگ ہوا ہی معلوم نہین اور کسقدر افترا سازیان یہ لوگ کرینگے پس انکی ایسے مفتریات سے سلسلہ کی شان اور بھی بڑھ جاتی ہے اور اسکی سچائی روز روشن کی طرح کہل جاتی ہے جب ایک دانشمند سوچتا ہے - کہ

مخالفون کے ہاتھ مین افترا کا ہتھیار ہی ہے

اور یہ پکی بات ہی کہ مفتری کامیاب نہین ہو سکتا مجھے اس امر کے کہنے کی حاجت نہین کہ ہمارے دوست ایسی مفتریانہ باتون پر توجہ نہ کرین - اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے انہین دور اندیش دماغ دیا ہے اسلئے مین ان مفتریون کو خطاب کر کے کہتا ہون

تف لکم ایہا المفترون

اپنے مرکز سے مت ہٹو

مخالفین کی طرف سے جو کوشش اسوقت ہو رہی ہی اسکا کسی قدر نمونہ مینے اوپر دکہایا ہی - چالاک معترض اسوقت جو کچھہ کر رہے ہین - انکی اصل غرض یہ ہے کہ وہ ہمکو ہمارے مرکز سے پرے لے جا کر حملہ کرین - اسلئے میری اپنی یہی رائے ہے خواہ وہ صحیح ہو یا غلط - کہ ہم مین سے کسی کو کسی اعتراض کا جواب دینے کے لئے جلدی نہین کرنی چاہئے - بلکہ التفات بھی نہین کرنی چاہئے - ہان جہان کسی عظیم الشان غلط فہمی کا اندیشہ ہو - وہان چپ رہنا سخت نادانی اور غلطی ہی -

معترضین کے اعتراضونکا خلاصہ اور زور بعض پیشگوئیون پر ہے - اور وہ چاہتے ہین کہ ان طفیلی امور مین کسی سیدھے سادے احمدی کو الجہا کر دہوکا دین یا کسی دوسرے سلیم الفطرت انسان کو حق سے دور رکہین اسلئے مین اپنے دوستون کے یہ امر ذہن نشین کرنا چاہتا ہون کہ وہ کبھی ایسے موقعون پر اپنے اصل مرکز سے نہ ہٹین وہ انشاء العزیز دیکھہ لینگے کہ اس مین دشمن روسیاہ ہوگا - وہ اصل مرکز کیا ہے ؟

جو تعلیم اور اصلاح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے - آپنے آکر یہ ظاہر کیا کہ مسیح ناصری اسرائیلی نبی فوت ہو چکا ہے - اور اسکا زندہ ماننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور ہتک ہے - اور آنے والا اسی امت مین سے ہوگا اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

وہ مین ہون

پس اس مرکز کو چھوڑنا نہین چاہئے - اور اس کی اشاعت مین بہت زور دینا چاہئے - کیونکہ یہی ایک عقیدہ ہی جسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور خود خدا تعالےٰ کے حی و قیوم ہونے کا مدار ہے یہ سچی توحید کی جڑ ہے -

پیشگوئیان حضرت حجۃ اللہ کے تائیدی نشانات تھے - کیا پہلے نبیون نے پیشگوئیان نہین کی ہین - اگر کی ہین - تو ان کی ایک فہرست معترض سے مانگو اور پوچھو کہ ان مین سے کتنی پوری ہوئین - اور کسقدر کی تاویل کی گئی ؟

آدم سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک ان سے اس سلسلہ مین سند مانگو - انہین حیران ہونا پڑے گا - خصوصاً انذاری پیشگوئیان بالاتفاق مانا گیا ہے کہ مشروط ہوتی ہین - کیا اس سے پہلے انہون نے کسی پیشگوئی کو مان لیا ہے جو کسی دوسرے پر اعتراض کرتے ہین - کہ پوری نہین ہوئی - اگر انکی غرض احقاق حق ہوتی تو وہ ان کثیر التعداد نشانات سے فائدہ اٹھاتے . . . . جو انہین دکہائے گئے تھے -

ہماری جماعت کا فرض اسوقت یہ ہے کہ وہ اس درخت کی آبیاری کرین جو اُن کے آقا مہدی نے لگایا ہے - معترضین کے اعتراضات ہمارے لئے نئے نہین بہت کچھہ سنا اور بہت کچھہ کہا گیا - اب مناسب ہے کہ اس طرف چندان التفات نہ کرین - جو احباب معمولی سے معمولی اور ادنیٰ سے ادنیٰ اعتراض بھی لکھہ بھیجتے ہین - کہ ان کا جواب چھاپ دیا جاوے - وہ یاد رکہین کہ یہ سلسلہ ختم نہین ہو سکتا - تم اپنے لئے فیصلہ کرو کہ حضرت مسیح موعود کو تم نے کس طرح شناخت کیا ہے ؟ اور اپنے معیار پر اسے صادق اور مصدق پایا ہے - یا نہین - انبیاء علیہم السلام کے حالات اور واقعات قرآن مجید نے خود بیان کر دئے ہین - اسی منہاج پر اس امام کو پرکھہ لو ضرورت وقت کو دیکہو - پھر اسکی زندگی اور سیرۃ پر غور کرو - اس کی تعلیم کو سوچو - اسکی کامیابی اور تائید کو دیکہو - ان نشانات پر نظر کرو جو آنحضرت صلے اللہ نے اس موعود کے لئے رکہے تھے

ان امور کو یکجائی نظر سے دیکھنے پر حقیقت کھل جائے گی پھر اپنے آپ پر بھی غور کرو۔ کہ اس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے کوئی تبدیلی ہوئی ہے یا نہیں؟

میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ اگر حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی مطہر اور پاکیزہ زندگی ہے اور ضرور ہے اگر اس کی تعلیم وہی ہے جو خدا اور اسکے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اور وہی ہے۔ اگر اس نے تمہیں کتاب و سنت پر قائم ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی رنگ میں رنگین ہونے کی ہدایت کی ہے۔ اور ضرور کی ہے تو پھر کونسا امر ہے جو تمہیں مخالف کے کہنے سے متزلزل کر سکتا ہے۔ معترض لکھتا ہے اسے بکواس کرنے دو۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے والے اب تک موجود نہیں۔ کیا آپ کی لائیف آپ کی تعلیم پر اعتراض نہیں ہوئے؟ پھر اس سے کیا آپ کا سلسلہ باطل ثابت ہو گیا ہے۔ ہرگز نہیں۔

اسی طرح پر معترض اعتراض کریں گے تمہیں انکی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ تم اس تعلیم اور ہدایت کی اشاعت میں لگے رہو۔ جو تمہارا امام لے کر آیا تھا اور جس کی اشاعت میں ہی اس نے جان دی۔ تمہارا فرض یہی ہے۔ جو تمہیں کرنا چاہیئے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔

ایک سوال اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ایک بھائی صاحب لکھتے ہیں کہ بدر نے کسی گذشتہ پرچہ میں ایک الہام کے ذیل میں حضرت اقدس کا یہ ارشاد لکھا ہوا تھا۔ کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صرف ونحو کا ماتحت نہیں۔ اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں۔

ایک مولوی صاحب اسپر لکھتے ہیں کہ یہ غلط ہے بلکہ ضروری ہے کہ خداوند تعالےٰ کا کلام صرف ونحو کے مطابق ہو کیونکہ خداوند کریم کا کلام معجز ہے تو اگر وہ ان قواعد کے مطابق نہ ہو تو پھر اسکا معجزہ ہونا کس طرح کسی کو معلوم ہوگا۔

لہٰذا آپ ایک تو ایسے آیات چند ایک لکھدیں۔ دوم یہ لکھدیں کہ پھر اعجاز کس طرح معلوم ہو۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اصل بات یہ ہے کہ تھوڑا علم بھی بڑی مصیبت ہوتا ہے۔ اور خصوصاً جب کہ اسکے ساتھ ہمہ دانی کا خیال بھی ملجائے پھر تو بلائے جان ہی ہو جاتا ہے۔ سچ ہے۔ بیت

ہر کہ نداند و بداند کہ بداند در جہل مرکب ابد الدہر بماند

عربی زبان کے قواعد میں خصوصیت سے ایک مشکل پیش آئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ عربی زبان بڑی وسیع زبان ہے پہلے لوگوں نے مثل سیبویہ۔ عبدالقادر جرجانی جاحد خلیل۔ اخفش۔ فراء۔ کسائی وغیرہم نے جب بذات خود استقراء کیا تو انہوں نے تسہیل زبان کے لئے قواعد استنباط کئے لیکن چونکہ وہ لوگ اس زبان کی وسعت کو خوب جانتے تھے۔ کہ ہمارے مقرر کردہ قواعد عموماً اکثریہ ہیں اور اہل زبان نے عموماً ان کے خلاف بھی استعمال کیا ہے لہٰذا انہوں نے اپنے مستنبط قواعد کے تنگ دایرہ کے اندر زبان کی وسعت کو بند نہ کیا اور بار بار ظاہر کرتے رہے کہ ان کے خلاف بھی ہو سکتا ہے اور ہوا ہے بلکہ نظم یا نثر لکھکر بتاتے رہے کہ فلاں فلاں نے فلاں عبارت میں اسکے خلاف استعمال کیا ہے۔ لیکن انکے بعد جب وہ لوگ آئے جو کہ خود زبان اور اسکی وسعت سے ناواقف ہونیکے علاوہ اختصار پسند تھے اور قوم پر یہ بدظنی رکھتے تھے کہ اگر ان کو ہم مختصر اور مہذب کتابیں اور رسالے نہ دیں گے تو ان مبسوط اور رطب ویابس کی جامع کتابوں کی طرف اول تو رخ ہی نہ کرینگے اور اگر کرینگے۔ تو متمتع ہونے سے پہلے ہی گھبرا جاوینگے۔ لہٰذا انہوں نے بسط کو حذف کر کے بڑے جامع مانع اور خاص اصطلاحی الفاظ میں ان اکثری قواعد کو کلیات کی صورت میں جمع کر کے متون اور رسالے لکھے اور جو بعد میں آئے انہوں نے انکو اور مختصر کیا۔ یہانتک کہ رفتہ رفتہ وہ مبسوط کتابیں بالکل مفقود یا متروک ہو گئیں۔ اور لوگوں کے ہاتھوں میں وہی مختصر یا اخصر کتابیں رہگئیں جنکے پڑھنے والے نہایت تنگ خیال بن گئے اور یہ یقین کر بیٹھے کہ اہل زبان تو کیا خدا کو بھی ان قواعد کی حکم ماننا ہوا ہے۔ اور بالکل کسی نے کبھی انکا خلاف کیا ہے۔ اور نہ ایسا کرنا کسیکے لئے جایز ہے اور آجکل اگرچہ بہت سی پہلے لوگوں کی مبسوط کتابیں موجود ہیں لیکن پھر بھی ہمارے علماء ان مروجہ رسائل اور متون کے سوا ان کتابوں کو نہیں دیکھتے اب میں پہلے قرآن مجید کی چند ایک آیتیں لکھتا ہوں جنمیں ہمارے علماء کے مروجہ صرف ونحو کے قواعد کے خلاف کیا گیا ہے پھر بتاؤنگا کہ باوجود اس خلاف کے پھر اعجاز کیونکر معلوم ہوتا ہے۔ ایسے آیات کریمہ بہت ہیں جو صرف ونحو کے مروجہ قواعد کے خلاف کیا وہ قواعد انکے خلاف ہیں چند ایک بطور نمونہ میں یہاں پر لکھدیتا ہوں۔ ان ھٰذان لساحران۔ ماکنا نبغ۔ فاصدق واکن من الصالحین۔ واقام الصلوٰۃ واتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی الباساء۔ ان الذین اٰمنوا والذین ھادوا والصابئون والنصاریٰ۔ عاھد علیہ اللہ۔ فما استطاعوا وعلیٰ ھذا القیاس اور بہت سی آئتیں ہیں رہا یہ کہ جب صرف ونحو کے خلاف ہیں تو پھر اعجاز کیسا پس واضح ہو کہ یہ نہایت ہی نادانی کا کلمہ ہے۔ صرف ونحو کے قواعد نزول قرآن کے بعد بنائے گئے ہیں پس اگر اعجاز کلام کے یہ معنے ہیں۔ کہ ان قواعد کے مطابق ہو تو پھر لازم آئیگا کہ ان سے پہلے نہ کوئی کلام معجز تہا اور نہ اسکے معجز ہونے کا کسیکو علم تہا اور نہ ہو سکتا تہا اصل بات یہ ہے کہ قرآن نے اپنے اعجاز کی نسبت ہرگز یہ بیان کیا ہی نہیں کہ وہ اس وجہ سے معجز ہے کہ اسکی عبارت اعلیٰ درجہ کی ہے یہی وجہ ہے کہ علماء اسلام میں آج تک اختلاف ہے بعض کہتے ہیں۔ اسکی مثل لانے سے عاجز ہونا اس وجہ سے نہیں کہ اسمیں کوئی بات ہے جسکو کوئی انسان نہیں کر سکتا۔ بلکہ خداوند تعالیٰ لوگوں کی قدرت اور ہمت سلب کر لیتا ہے۔ بعض کہتے ہیں اسمیں چونکہ غیب کی خبریں دیگئی ہیں۔ جو انسانی طاقت میں نہیں۔ اس وجہ اسکی مثل نہیں لا سکتا۔ اس طرح اور بہت سے اقوال ہیں۔ پر جو یہ کہتے ہیں کہ اسکی نفس عبارت ہی ایسی اعلےٰ درجہ کی ہے کہ انسان اسکی مثل لانے سے عاجز ہے انکے نزدیک بھی یہ ضروری نہیں کہ ان مرتبہ قواعد کے مطابق ہو بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ عرب کے فصحاء وبلغاء کے کلام کا جو طرز ہے اسکے اس اعلیٰ درجہ پر یہ کلام ہے جسکو کوئی انسان نہیں نبہا سکتا۔ پس اگر ضروری ہے تو یہ کہ کلام عرب کے طرز کے خلاف نہ ہو نہ یہ کہ جو چند انسانوں نے بعد میں چند قواعد اخذ کئے ہیں۔ انکے خلاف نہ ہو۔ کیونکہ وہ قواعد خود ناقص ہیں۔ زبان عرب ایک ایسا بحر ہے قواعد بنانیوالا اسکا احاطہ ہرگز نہیں کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایک قاعدہ رکھتے ہیں اور اسکے خلاف عرب کے ان بلغاء کے کلام میں عبارت موجود ہوتی ہے جو کہ زبان کے استاد مسلم ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں جو جو مقام قواعد صرف ونحو کے خلاف پائے گئے۔ اگرچہ وہ قواعد کے خلاف تو ہیں۔ پر فصحاء وبلغاء عرب کے کلام میں انکے نظایر بار وہ خود موجود ہیں۔ اور جو لوگ اس زبان

آپکے اطمینان کیلئے

دفتر کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں جو درخواستیں کتب زیر طبع کی خریداری کے لئے موصول ہوئی ہیں۔ وہ محفوظ رکھی گئی ہیں لیکن کتابیں ابھی زیر تکمیل ہیں ٹائیٹل وغیرہ ضروری درستی کے بعد روانہ کیجاوینگی۔ بعض احباب نے تحریر فرمایا ہے کہ کتابوں کے لئے ہر روز سٹیشن پر آدمی روانہ کیا جاتا ہے۔ مگر خالی واپس آتا ہے ایسے شدید الانتظار اصحاب کی اطمینان خاطر کے لئے یہ چند سطور درج اخبار کرائے جاتے ہیں انشاء اللہ بعد طیاری ان کو کتابیں روانہ کی جاوینگی۔ کتابیں مطبوعہ موجود ہیں۔ صرف خاتمہ اور ٹائیٹل پیج وغیرہ شامل کرنے کی دیر ہے۔ اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ جلدی شامل کرنیکی کوشش ہو رہی ہے۔ والسلام۔

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعودؑ

از قادیان

صادق کی وفات اور دشمن کی ناکامی

تمہید سُنا ہے کہ حضرت امام الزمان کی وفات پر مرتد عبد الحکیم نے پٹیالہ مین دو چھوٹی خوشیون کا جلسہ کیا ہے۔ اور اس تقریب پر اس نے اعلان الحق نام ایک رسالہ شایع کیا ہی۔ ڈاکٹر کے اس ٹریکٹ کو میری کئی عزیز دوستون نے پیش کر کے تحقیق چاہی ہے انہی مین سے ڈاکٹر عبد الحکیم کا عزیز میان محمد ہے۔

مین اس رسالہ کے اس لغو اور غیر متعلق حصہ کا کوئی جواب دینا نہین چاہتا جس مین اس قسم کے بہت سے لغویات ہین کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوے کیا تھا یا مبارک احمد اسکی پیشگوئی سے مرا تھا۔ بلکہ مین اس رسالہ پر صرف اس لحاظ سے نظر کرنا چاہتا ہون جسکے کیلئے یہ رسالہ لکھا گیا ہی۔ اور اصل مقصود یہی جو باتین دو ہین۔ ان سے مین کوئی تعرض نہین کرونگا

(حصہ اوّل)

مین نے جب اس رسالہ کو پڑھا تو دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب اس رسالہ کے صفحہ ۵ مین لکھتے ہین۔ کہ مرزا صاحب نے ۱۶ - اگست ۱۹۰۶ء کو ان کے مقابلہ مین کوئی مباہلہ کا اشتہار دیا تھا۔ کہ "عبد الحکیم میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہوگا۔ پھر

۲۔ صفحہ ۶ پر ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کا اپنا یہ الہام لکھا ہی کہ "مرزا پھیپھڑے کے مرض سے ہلاک ہوگا" اور آگے چلکر صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے۔ کہ "میری پیشگوئی کے مطابق مرزا صاحب کو پھیپھڑے کا مرض ہی ہوا"

۳۔ پھر صفحہ ۹ پر چل کر لکھا ہے۔ کہ مجھے الہام ہوا تھا کہ مرزا کی جڑ بنیاد اکھڑ جائیگی"۔ اور صفحہ ۱۲ پر اس کے متعلق یون تحریر کیا ہے "مرزا کی بیوی اور محمدی بیگم کی موت سے مرزا کی جڑ بنیاد اکھڑ جائیگی"

۴۔ پھر صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ مجھے دسمبر ۱۹۰۷ء کے الہام سے جس عذاب کے ملنے کی بشارت دیگئی تھی۔ وہ موعود عذاب مرزا صاحب کو نہین ملا۔ اور وہ ہیضہ سی ہلاک ہوئے ہین۔

۵۔ پھر لکھا ہی کہ میرے دسمبر ۱۹۰۷ء کے الہام

"مرزا پھیپھڑے کے مرض سے ہلاک ہوگا" کے مطابق موت سے چند مہینے پہلے مرزا کو پھیپھڑے کا مرض شروع ہوا جس سے اسے متنبہ ہونا چاہیے تھا۔ مگر افسوس اس نے اور اس کے مریدون نے بجائے متنبہ ہونیکے اُلٹا اسکو چھپایا۔ اور الٹا خدا سے جنگ کرنی چاہی (صفحہ ۱۰)

۷۔ پھر صفحہ ۱۱ پر کہتا ہے کہ مین نے پیسہ اور وطن اور اہلحدیث۔ اخبارات مین ۱۶۔ فروری ۱۹۰۸ء کا الہام "مرزا ۲۱۔ ساون سمت ۱۹۶۵ تک ہلاک ہوگا" چھپوایا تھا اور ۲۱۔ ساون کو والے الہام کا انکار کیا ہی۔

۸۔ پھر صفحہ ۱۲ مین لکھتا ہے کہ "۲۴ - مئی ۱۹۰۸ء کے رویا مین مجھے مرزا صاحب کے جلد تر مرنے کی اطلاع دی گئی تھی"۔

۹۔ پھر صفحہ ۱۵ پر لکھا ہی کہ مرزا صاحب نے الہاماً شایع کیا تھا کہ مرزا وفات نہین پائیگا۔ جب تک براہین احمدیہ اور منارہ کی تکمیل نہ ہوگی۔ مین نے واقعات کی تطبیق کی غرض سے

۱۔ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء کے اشتہار کو اُٹھا کر پڑھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ کوئی مباہلہ کا اشتہار نہین اور نہ ہی اس مین مباہلہ کا ذکر ہے۔ بہت خوشی کی مگر اشتہار مذکور مین ڈاکٹر کے نقل کردہ یہ الفاظ ہی نہ ملے کہ "عبد الحکیم میرے سامنے آسمانی عذاب سی ہلاک ہوگا"

۲۔ پھر صفحہ ۶ کے الہام اور صفحہ ۹ - ۱۰ کی عبارتون کا جو مضمون ہے کہ "مرزا صاحب پھیپھڑے کے مرض مین کبھی مبتلا ہوئے" یہ اتنا بڑا جھوٹ ہی۔ جسکے کذب پر روے زمین کے احمدی گواہ ہین اور اس خلاف واقعہ افترا پر دنیا مین ایک ہی انسان نہین جو یہ کہہ سکے کہ عیاذاً باللہ کبھی حضرت مرزا صاحب کو پھیپھڑے کا مرض ہوا ہی

۴۔ پھر صفحہ ۹ کے اپنے الہام "مرزا کی جڑ بنیاد اکھڑ جائیگی" کی جو صفحہ ۱۲ پر یہ تاویل کی ہے۔ کہ "مرزا کی بیوی اور محمدی بیگم کی موت سے یہ الہام پورا ہوگا" یہ ایسی بیوقوفی ہے کہ کوئی سلیم العقل انسان اسکو تسلیم نہین کر سکتا۔ حضرت کی بیوی یا محمدی بیگم حضرت مرزا صاحب کی جڑھ اور بنیاد کیا اکھڑ جانا مانا جا سکے۔

خدا تعالیٰ کی جو عجیب قدرت ہماری حضرت امام کی وفات پر خارق رنگ مین سلسلہ کی تائید اور نصرت کیلئے

۱۔ ڈاکٹر عبد الحکیم نے مرزا صاحب کے ۱۶ - اگست کے اشتہار کو مباہلہ کا اشتہار ظاہر کرنے کے لئے اپنے اعلان الحق صفحہ ۱۰ مین حضرت مرزا صاحب کے اس اشتہار محولہ کو نقل کر کے اس کی پیشانی پر از خود یہ سرخی جمائی ہی مرزا قادیانی کا اشتہار مباہلہ جو بالکل جھوٹ ہی۔

ظاہر ہوئی ہی اس سی صاف ثابت ہی کہ عبد الحکیم خاکِ بدہنش کے تمام الہامات شیطانی ہین۔

ہان جڑھ اور بنیاد کا مطلب اگر سلسلہ کے علاوہ ہی تو اسوقت خدا کے فضل سی حضرت کے چار ہونہار اور لایق فرزند اور دو لڑکیان موجود ہین اور خدا کا وعدہ ہے کہ وہ بارور ہونگے انہی مین سے ہی جسکو عالم کشف مین حضرت امام نے فرمایا کہ "اب تو ہماری جگہ بیٹھ۔ اور ہم چلتے ہین۔ ۳ - جنوری ۱۹۰۸ء"

۵۔ پھر صفحہ پر یہ لکھنا کہ مجھے الہاماً بتایا گیا تھا۔ کہ مرزا صاحب ضرور قطعی طور پر پھیپھڑے کی مرض سے ہلاک ہونگے اور پھر خود ہی صفحہ ۹ پر اس کے خلاف یہ اقرار لکھنا۔ کہ مجھے جس عذاب کے مرزا صاحب کو ملنے کی الہاماً اطلاع ملی تھی۔ وہ موعود عذاب مرزا صاحب کو نہین ملا۔ عبد الحکیم کے شیطانی تعلقات کی بین دلیل ہی۔

۶۔ پھر صفحہ ۱۰ پر جو امر لکھا ہے۔ کہ "مرزا صاحب کو پھیپھڑے کا مرض تو ہوا پر مریدون نے اسکو چھپا رکھا" اسپر غور کرتے ہوئے مجھے یقین ہوا کہ عبد الحکیم ایک نہایت لعنتی انسان ہی جس نے اتنے بڑے خلاف واقع امر کے کہنے سے بھی دریغ نہین کیا جسپر تمام احمدی لعنۃ اللہ علے الکاذبین کہنے کو طیار ہین۔ اسکے علاوہ یہ کذاب اور بیباک بااین کہ اہلحدیث ۱۵ - مئی ۱۹۰۸ء اور پیسہ اخبار ۱۵ و ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء۔ وطن ۸ - مئی ۱۹۰۸ء یونین گزٹ ۲۸ - مئی ۱۹۰۸ء - اردو اخبار ۲۴ - مئی ۱۹۰۸ء اور وکیل و دیگر متعدد اخبارات مین یہ پیشگوئی شایع کر چکا ہی کہ "مرزا ۲۱ - ساون سمت ۱۹۶۵ مطابق ۴ - اگست ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہوگا" مگر باین اپنے جھوٹ اور افترا کے کھل جانیکے بعد یہ لعنتی صفحہ ۱۱ مین اس امر سے انکار کرتا ہی اور لکھتا ہے کہ مینے ان اخبار مین اسطرح پیشگوئی شایع نہین کی بلکہ یہ شایع کیا ہی کہ "مرزا ۲۱ - ساون سمت ۱۹۶۵ مطابق ۴ - اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہوگا" حالانکہ اخبارات محولہ کی مسطورہ تاریخین اس کے اس جھوٹ کو ظاہر کر رہی ہین۔

۷۔ پھر صفحہ ۱۲ مین جو لکھا ہے کہ "۱۴ مئی ۱۹۰۸ء کے رؤیا مین مین نے دیکھا کہ "مینے ایک لومڑ اور دو چیلون کو مار ڈالا اور یاد ان سے بچا ہی" ۲۱ - ساون سمت ۱۹۶۵ - مطابق ۴ - اگست کو والی پیشگوئی کے منسوخ ہونے کا کوئی اشارہ نہین۔ عبد الحکیم کے شیطانی رؤیا کی دو چیلونکا زندہ بسلامت موجود ہونا۔ اور مرزا صاحب کے ساتھ انکا وفات نہ پانا اس کے کاذب ہونے کی کافی دلیل ہی۔ اگر عبد الحکیم سمجھتا ہے

کہ اس رؤیا کے ذریعہ اسکو حضرت مرزا کی وفات کے حادثہ کی اطلاع بایں طور دیگئی تھی۔ کہ ۴- اگست سے پیشتر آپکی وفات کا واقعہ ہوگا۔ تو ضروری تہا کہ وہ چیلونکی موت کا حادثہ بھی اسی تاریخ کو ہوتا۔

۸- پھر حضرت مرزا کی طرف یہ نسبت کہ حضور نے الہاماً یہ بھی لکھا تھا۔ کہ جب تک براہین احمدیہ اور منارہ کی تکمیل نہ ہوگی وفات نہ پاؤنگا۔ محض افترا ہے خلاصہ یہ کہ نہ حضرت نے ۱۶- اگست ۱۹۰۶ء کے اشتہار مین مباہلہ کیا اور نہ اس مین یہ لکھا۔ کہ عبد الحکیم میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہوگا۔ اور نہ کبھی حضرت کو پھیپھڑے کا مرض ہوا۔ اور نہ حضور نے بعارضہ ہیضہ وفات پائی۔ بلکہ عبد الحکیم کا یہ محض افترا ہے۔ کہ کبھی پھیپھڑے کا مرض ہوا یا آپنے بعارضہ ہیضہ انتقال فرمایا۔ اُس کے علاوہ عبد الحکیم نے صفحہ ۴ پر لکھا ہی کہ میری تحریرون اور تقریرون اور پیشگوئیون نے مرزا صاحب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ حالانکہ صفحہ ۴ پر لکھتا ہی کہ میری رسالجات وغیرہ کا مرزائیون پر کچھہ اثر نہ ہوا۔ کیونکہ وہ ان کو نہ کبھی انصاف اور سچائی کے ساتھ پڑھتے تھے۔ اور نہ سنتے تھے۔ کیا یہ بات کسی سلیم العقل کے ذہن مین آسکتی ہی کہ جب حسب تسلیم ڈاکٹر عبد الحکیم کے مرزائیون پر بھی اس کی تحریرون اور تقریرون کا کچھہ اثر نہ ہوا۔ تو کیا ان تحریرون اور تقریرونکا مرزا صاحب پر یہ اثر مانا جا سکتا ہی۔ کہ وہ اس سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ مرزائیون پر اثر نہ ہونے کا اقرار اور دوسری طرف مرزا صاحب کے متعلق یہ تحریر۔ ڈاکٹر کے خبط الحواس ہونے پر دال ہے۔

۶- پھر صفحہ ۱۱ پر ایک دجالانہ چال چلتے ہوئے لکھتا ہی کہ چودہ مہینے والی پیشگوئی کی میعاد ۳۱- اگست ۱۹۱۰ء تک تھی۔ مگر چونکہ منشا بدستور مرزا اور سرکش بنا رہا۔ مبارک احمد کی موت سے جو میری نوٹی کے مطابق واقع ہوئی۔ مطلق خوف زدہ نہ ہوا۔ گو اس کو خوفناک خوابات آئے۔ اور متعدد الہامات ہوئے۔ مگر کسی طرح اسکی بیباکی اور سرکشی مین کمی نہ ہوئی۔ مرزائیون کا ارتداد اور کفر بیحد بڑھ گیا پھر ایک موقع پر میری زبان سے یہ بددعا نکلی "اے خدا اس ظالم کو جلد غارت کر اے خدا اس بدمعاش کو جلد غارت کر" اس لئے ۴- اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۱- ساون سمت ۱۹۶۵ کی میعاد بھی منسوخ کی گئی"

اس عبارت مین بہت سے وجوہات بیان کر کے مرزا عبد الحکیم نے یہ بیان کرنا چاہا ہے کہ میری مقرر کردہ میعاد ۴- اگست سے پہلے مرزا صاحب کی وفات واقع ہو جانا! ان امور کے سبب سے ہے۔ جو اس عبارت مین بیان کئے گئے ہین۔

مثل مشہور ہی چور کی ڈاڑھی مین تنکا۔ بظاہر اس وجہ سے جیسا کہ عبد الحکیم کہتا ہے۔ کہ میری پیشگوئی یہہ تھی۔ کہ "مرزا صاحب ۲۱- ساون مطابق ۴- اگست ۱۹۰۸ء تک وفات پائینگے" کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ عبد الحکیم یہ وجوہات بیان کر کے لکھتا۔ کہ ان امور کے باعث میری مقرر کردہ میعاد سے پہلے مرزا صاحب نے وفات پائی ہے۔ کیونکہ اگر در حقیقت یہی آخری پیشگوئی تھی۔ اور اسی کے مطابق مرزا صاحب کا انتقال ہوا! تو پھر ۲۶- مئی کی تاریخ کے متعلق یہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہین کہ مرزا صاحب نے میری پیشگوئی کی میعاد سے پہلے وفات پائی ہے۔ کیونکہ اس صورت مین مرزا صاحب کا ۲۶- مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پانا عین اس پیشگوئی کی میعاد کے مطابق واقع ہوا ہے۔ جسکو عبد الحکیم ان الفاظ مین نقل کرتا ہے۔ کہ "مرزا ۲۱- ساون سمت ۱۹۶۵ تک ہلاک ہوگا"

مگر باوجود اس جھوٹے دعوے کے کہ میری آخری پیشگوئی ۲۱- ساون تک تھی۔ پھر بھی عبد الحکیم ان وجوہات کا ذکر کر کے بیان کرتا ہے کہ میری مقررہ میعاد سے پہلے مرزا صاحب کی وفات ہوئی۔ اور پیشگوئی کی تاریخ انہی کے سبب سے منسوخ ہو گئی۔ ناظرین اصل باعث اسکا وہی مثل مشہور ہی۔ جسکو مین موٹے الفاظ مین درج کر چکا ہون۔ کیونکہ گو اس نے اپنے اس رسالہ مین ۲۱- ساون تک کی پیشگوئی .... کو ذکر کر کے ۲۱- ساون کو والی پیشگوئی کو جو آخری پیشگوئی تھی۔ اور جس کے کذب کو مرزا صاحب کی وفات نے ظاہر کر دیا ہے۔ بار بار چھپانے کی کوشش کی ہے مگر بایں وہ جانتا ہی کہ میرا یہ دھوکا صرف ان ناواقف لوگون پر کارگر ہوگا۔ جن کو میری اس آخری پیشگوئی کہ "میرزا ۲۱- ساون کو ہلاک ہوگا" کی اطلاع نہین۔ پر جن لوگون کو میری اس پیشگوئی سے واقفیت ہے اور وہ جانتے ہین۔ کہ مین بہت سے اخبارات مین اپنی اس پیشگوئی کو آخری پیشگوئی قرار دے کر اپنی پہلی پیشگوئیون کو منسوخ کر چکا ہون۔ انپر غیر ممکن ہی۔ کہ میرا یہ دجل کارگر ہو۔ اسلئے ڈاکٹر صاحب نے بڑی مکاری سے ان لوگون کے اس اعتراض کا جواب جو وہ اس پیشگوئی پر کرتے بطور پیش بندی اس طور پر دیا ہے کہ میری پیشگوئی کرنے کے بعد چونکہ میرزا صاحب کی طرف سے یہ واقعات نئے پیش آئے۔ اسلئے پہلی پیشگوئیون کی طرح اس مین بھی ان وجوہات کے باعث مقررہ میعاد منسوخ ہو کر مرزا صاحب کی وفات پہلے واقع ہو گئی۔

مگر اے ناظرین! آپ خوب یاد رکھین۔ کہ ڈاکٹر نے جو وجوہات ۴- اگست کو والی پیشگوئی کے منسوخ ہو جانے کے بیان کئے ہین۔ وہ کسی طرح بھی ۴- اگست کو والی پیشگوئی کے منسوخ ہونے کا سبب قرار نہین پا سکتے۔

کیونکہ یہ امور ۴- اگست کو والی پیشگوئی کی منسوخی کا سبب تب مانے جا سکتے ہین۔ کہ اس پیشگوئی کے بعد ان واقعات کا ظہور میرزا صاحب کی طرف سے ہوا ہو۔ حالانکہ ان واقعات مین سے جن کو ڈاکٹر ۴- اگست کو والی پیشگوئی کی منسوخی کا باعث ٹھہراتا ہے۔ ایک واقعہ بھی ایسا نہین جو اس کی اس پیشگوئی کے بعد واقع ہوا ہو جس کے لئے انکو سبب تنسیخ ٹھہراتا ہے۔ ۴- اگست کو والی پیشگوئی کے منسوخ ٹھہرانے کے لئے ڈاکٹر کو ایسے اسباب اور وجوہات بیان کرنے چاہئے تھے جو اس پیشگوئی کے شایع کرنیکے بعد نئے پیدا ہوتے یہ جسقدر بھی وجوہات بیان کئے ہین۔ وہ سب ایسے ہین جو اس آخری پیشگوئی کے شایع ہونے سے عرصہ بیشتر مرزا صاحب مین موجود تھے۔ اگر یہ وجوہات ڈاکٹر کی کسی پیشگوئی کی تنسیخ کا سبب ٹھہرائے جا سکتے ہین۔ تو وہ چودہ ماہ والی پیشگوئی ہو سکتی ہے۔ نہ کہ اس ۴- اگست کو والی پیشگوئی کا جس کے شایع ہونے سے مدت پہلے یہ واقعات ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر نے ان وجوہات کو بیان کر کے گو عوام کو دھوکا مین ڈالنے کی کوشش کی ہے مگر ان وجوہات کے بیان کر دینے سے ہمکو یہ فائدہ ہوا ہے۔ کہ اب ڈاکٹر علاوہ ان وجوہات کے اس اعتراض کے پیدا ہونیکے بعد کوئی نئی وجہ ان کے اور لائے اس پیشگوئی کے منسوخ ہونے کی بیان نہین کر سکیگا۔ اور اگر وہ اس تحریر کے بعد کوئی بات بنانے کی کوشش کرے گا۔ تو وہ اس کے کاذب ہونے کی ایک نئی دلیل ہو جاوے گی۔

ایک اور بات ڈاکٹر کی اس صفحہ ۱۱ والی عبارت مین قابل توجہ ہے۔ وہ لفظ مگر جس کے

وجوہات کو بیان کیا ہے۔ اور اس نتیجہ کا تعلق ہے جو ان لفظون مین بیان کیا ہے کہ اس لئے ہم۔ اگست کی پیشگوئی کی میعاد بھی منسوخ ہو گئی ہے +

اگر ناظرین اس عبارت کو پھر ذرا غور سے پڑھینگے تو ظاہر ہوگا۔ کہ نتیجہ اور وجوہات مین کوئی ربط نہین۔ اگر عبارت کے لفظ لفظ مگر سے پایا جاتا ہے تو بس یہی کہ یہ وجوہات چودہ ماہ والی پیشگوئی کے منسوخ ہونے کا سبب ہین۔ اور ڈاکٹر کا یہ نتیجہ کہ "اس لئے ہم۔ اگست کی پیشگوئی کی میعاد بھی منسوخ ہو گئی" سراسر غلطی پر مبنی ہے۔

مین اس موقع پر اپنی جماعت کی توجہ ان الزامات کی طرف بھی پھیرنا چاہتا ہون۔ جو عبدالحکیم نے جماعت کے تمام لوگون پر بلا استثنا لگائے ہین۔ اور لکھا ہے کہ مرزائی۔ حرام خور۔ بدمعاش۔ مشرک۔ مرتد کافر۔ بیدین۔ ظالم۔ خدا کے مقابلہ مین ضدی۔ قرآن رسول کے مخالف۔ مردود۔ عیار۔ بدعہد۔ بددیانت بے حیا ہین۔ یہ الزامات جو عبدالحکیم نے الحاد احمدی جماعت پر لگائے ہین۔ اگر تم اعتقاد کرتے ہو کہ اس کے یہ تمام الزامات درست ہین۔ اور تم واقع مین ایسے ہی ہو۔ تو تم سمجھو کہ حقیقت تم جھوٹے اور مرزا بھی جھوٹا تھا۔ اور عبدالحکیم راستباز ہے اور اگر تم یقین کرتے ہو۔ کہ اس کے یہ الہامی الزامات اسکا افترا ہے اور وہ کذاب مفتری ہے۔ تو تم یقین کرو کہ ایسے لعنتی اور خبیث انسان پر خدا کے کلام کا نزول ہرگز نہین ہو سکتا اور جو کچھ اس نے لکھا ہے۔ وہ سب اسکا افترا ہے +

حصہ دوم

مضمون کے پہلے حصہ مین جو کچھ لکھا گیا ہے اس سے ثابت ہے کہ عبدالحکیم ایک لعنتی انسان ہے جسکو خدا سے کوئی تعلق نہین ہو سکتا۔ اب اس حصہ مین مین اس امر سے قطع نظر کرکے اس بات پر غور کرنا چاہتا ہون کہ اس پیشگوئی کی پڑتال کرون جس کی نسبت عبدالحکیم کا خیال ہے۔ کہ مرزا صاحب کی وفات اسکی پیشگوئی کا نتیجہ ہے۔ عبدالحکیم کی پیشگوئی کس نہج پر ہوئی تھی۔ اور کیا واقعات اس کو مانتے ہین کہ اس کی پیشگوئی پوری ہوئی؟

جب مین اس معاملہ پر نظر کرتا ہون۔ تو مین دیکھتا ہون۔ کہ عبدالحکیم کی تحریرون مین پہلا الہام جو مرزا صاحب کے خلاف پایا جاتا ہے۔ وہ الہام ہے جو ۱۲ - جولائی ۱۹۰۶ء کو ان الفاظ مین اس نے شایع کیا ہے۔ "مرزا مسرف ہے کذاب ہے عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اس کی میعاد تین سال ہے" اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کی اس پیشگوئی کے جواب مین مرزا صاحب نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر ۱۶ - اگست ۱۹۰۶ء کے اشتہار مین صرف یہ لکھا۔ کہ "خدا کے مقبولون مین قبولیت کے نمونے اور علامتین ہوتی ہین۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے ہوتے ہین انپر کوئی غالب نہین آسکتا۔ فرشتون کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق" اس کی تشریح مین حضرت نے یہ بھی لکھا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو خدا کے خاص لوگ ہین۔ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہین۔ یعنی ذلت کی موت کہ میرے آگے بھی لعنت ہو۔ اور میرے پیچھے بھی۔ ان اس الہامی دعا مین مرزا صاحب نے فقط خدا تعالیٰ سے یہ چاہا ہے کہ خواہ کسی رنگ مین ہو۔ صادق اور کاذب مین اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے۔ نہ اسمین یہ درخواست ہے کہ عبدالحکیم میری زندگی مین ہلاک کیا جاوے۔ ... بلکہ اس اشتہار مین یہ عجیب بات ہے۔ کہ مرزا صاحب باوجود گزشتہ مقابلون مین اسوقت تک صادق کے سامنے کاذب کے مرنے کو مدار فیصلہ قرار دیتے رہے تھے۔ عبدالحکیم کی جنگ مین باوجود اسکے کہ فتح آپ کے ہی نام پر مقدر تھی۔ حضور نے اس امر کو مدار فیصلہ قرار نہین دیا بلکہ اس جنگ مین خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور یہ بات خدا تعالیٰ کے کامل علم اور اسکی نصرت پر بین دلیل ہے کہ اسمین علاوہ مسئلے کہ صادق کے سامنے کاذب کے مرنے کو مدار فیصلہ قرار نہین دیا۔ حضرت امام ہمام مسیح موعود و مہدی معہود حضرت مرزا صاحب نے اپنے لئے عبدالحکیم کی زندگی مین مطلق موت کے حادثہ کی بھی نفی نہین کی بلکہ جس رنگ کی موت کے عدم وقوع کی اس اشتہار مین پیشگوئی کی ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب مطلق موت کے وقوعہ کو اپنی پیشگوئی متعلقہ عبدالحکیم کے منافی ہرگز نہین سمجھتے تھے کیونکہ حضور نے لکھا ہے کہ "خدا تعالیٰ مجھکو ایسی ذلت کی موت ہرگز نہین دیگا۔ کہ میرے آگے

کیون عبدالحکیم کو مرزا صاحب کے سامنے ہلاک نہین کر دیا اس لئے کہ عبدالحکیم کا (بہر صورت خواہ پیشگوئی ہوتی یا نہ ہوتی) مرزا صاحب کی زندگی مین ہلاک ہونا جب ضروری ہوتا کہ خدا کی یہ سنت ہوتی۔ کہ صادق کے سامنے ہی اس کے تمام دشمنون کا مرنا ضروری ہے۔ جب صادقون کے بعض دشمن انکی زندگی کے بعد بھی بعض مصالح الہیہ سے ہلاک ہو کر مخلوق کے لئے عبرت کا نمونہ بنتے ہین اور یہ ضروری نہین کہ سب کے سب دشمن اس کے سامنے ہی ہلاک ہو جاویں پس اگر مرزا صاحب کے بعض دشمن عبدالحکیم وغیرہ ان کی زندگی مین ہلاک نہین ہوئے اور خدا نے انکو پر حکمت مصلحت سے مسیلمہ کی طرح آپ کی وفات کے بعد ہلاک کیا جانا مقدر کیا ہے۔ تو پھر بتاؤ۔ اس مین کیا اعتراض ہے ہان ایسے دشمن کا جن کی نسبت راستباز نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پا کر مخلوق کو یہ بتایا ہو۔ کہ خدا کے اذن سے میری زندگی مین ہی نیست و نابود کئے جاوینگے صادق کی زندگی مین ہلاک ہونا البتہ ضروری ہے سلہ

بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی" ہ ایک آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ذلت کی موت کے عدم وقوع کی پیشگوئی سے نفس موت کا انکار نہین کیا جا سکتا۔ مرزا صاحب کا اس اشتہار مین بار بار اپنے لئے ذلت کی موت سے سلامتی کی پیشگوئی کرنا اور صادق کے سامنے کاذب کی ہلاکت کو مدار فیصلہ قرار نہ دینا ہماری جماعت کے لئے بہت ہی قابل غور کا مقام ہے آجتک جسقدر مخالفون نے عبدالحکیم کے رنگ مین مرزا صاحب سے مقابلہ کیا۔ ان سب کے لئے تو خدا تعالیٰ نے اس معیار کو مدار فیصلہ ٹھیرایا کہ صادق کے سامنے کاذب ہلاک ہوگا مگر اس جنگ مین خدا تعالیٰ نے ذلت کی موت سے سلامتی کا وعدہ کرکے فیصلہ اپنے ہاتھ مین لیا ہے۔ اور یہ امر خدا تعالیٰ کے کامل علم اور اس کی خاص تائید پر بین دلیل ہے۔

کیونکہ

خدا تعالیٰ جانتا تھا۔ کہ اب ان کلمات اللہ کے پورا ہونے کا وقت بہت قریب ہے جبکا ذکر حضور نے عبدالحکیم کی اس

سلہ اس مقام پر یہ اعتراض نہین کیا جا سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ نے

پیشگوئی کے آٹھ ماہ پیشتر رسالہ الوصیت میں یوں فرمایا ہے*
اور ضروری ہے کہ وہ تقدیر مبرم اس عرصہ تین سال میں نافذ ہو
اسلئے کہ وہ صادقوں کا حامی ہے اور نہیں چاہتا کہ کوئی کاذب
اپنی کسی پیشگوئی میں بھی صادق پر فتح پاوے۔ اسمقام
پر اس نے اپنی خاص نصرت کا ہاتھ دکھا کر دشمن کو اور
رنگ میں پکڑنے کا وعدہ فرمایا اگر خدا ایسا نہ کرتا تو اسکے
علم اور حکمت پر حرف آتا۔ مگر غور کرو یہ کیسی نصرت ہے

اس پہلے سہ سالہ پیشگوئی کے الہام کے بعد جس
پر میں یہاں تک کچھ لکھ آیا ہوں۔ عبد الحکیم نے پھر یکم جولائی سنہ
کو ایک اور الہام ان لفظوں میں شایع کیا کہ "مرزا آج
سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا"
اس جگہ اس امر کا لکھنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں
ایک طرف دشمن کو اپنے سہ سالہ پیشگوئی کے بدلنے پر اللہ تعالیٰ
نے مجبور کیا۔ دوسری طرف اپنی اس مبرم تقدیر کے متعلق
جسکا وقوعہ مقدر ہو چکا تھا۔ **الوصیت** کے کلام کے علاوہ
اس کثرت سے الہامات نازل فرمائے۔ کہ جن کے سے
واقعہ وفات کا بہت قریب عرصہ میں ہونا یقینی طور
پر سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ کلام الٰہی یہ ہے

مگر ہم پر خدا تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہوا کہ اس تسلی بخش
کلام کے علاوہ اس نے ہمکو ابتلاؤں سے محفوظ رکھنے
کے لئے دشمن کو ہر رنگ میں جھوٹا کیا۔ خدا کے اس کلام
کی موجودگی میں جسکا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ اگر یہ پیشگوئی
برقرار رہتی۔ اور دشمن اسکو نہ بدلتا۔ اور حضرت مرزا صاحب
کی وفات کا واقعہ بھی کسی قریب ترین تاریخ میں واقع ہو
جاتا تب بھی ظاہر ہے کہ یہ حادثہ عین کلام الٰہی کے منشا
کے مطابق ہوتا اور ہرگز یہ نہ سمجھا جاتا۔ کہ حضرت کی
وفات دشمن کی پیشگوئی کا نتیجہ ہے کیونکہ جب ڈاکٹر کی
پیشگوئی سے بہت پیشتر خدا کے کلام کے ذریعہ اسکی خبر اور
اطلاع ہو چکی تھی۔ پھر کیونکر خیال کیا جاتا۔ کہ یہ خدا کے کلام
کے مطابق وقوع نہیں پایا۔ اور ڈاکٹر کی پیشگوئی کا اثر
ہے پر خدا کی قدرت اور عجائبات پر قربان جائیں کہ اس
نے ان آخری ایام میں جب کہ خدا تعالیٰ کی مبرم تقدیر کا
ارادہ پورا ہونے کو تھا۔ اور ممکن تھا کہ کسی قریب ترین تاریخ
میں اس حادثہ کے وقوع پانے کی باعث نادانوں
کو ٹھوکر لگتی۔ اور کم فہمی سے دشمن سمجھتا کہ میری فتح ہوئی
نافہموں پر رحم فرمایا۔ اور اس سلسلہ کی خاص نصرت اور
تائید کر کے انجام کار دشمن کو روسیاہ اور ناکام کیا کہ وہ اندر
ہی اندر ایسا نادم اور پشیمان ہوا ہے کہ مخلوق کو منہ دکھانے
کے بھی قابل نہیں رہا اور یہ رحم اس صورت میں جلوہ گر
ہوا۔ کہ عبد الحکیم نے اپنی پہلی دونوں پیشگوئیوں کی طرح یہ
تیسری پیشگوئی کہ "مرزا ۲۱۔ ساون تک ہلاک ہوگا" بھی
ان آخری دنوں میں ان الفاظ سے تبدیل کر دی کہ "مرزا
۲۱۔ ساون سمت ۱۹۶۵ مطابق ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کو مرض مہلک
میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوگا"

اس الہام کے رو سے حضرت مرزا صاحب کی وفات
کے لئے ایک خاص تاریخ معین کی گئی تھی جسطرح اس خاص
تاریخ سے پیچھے وفات پانا اس الہام کے کلام الٰہی نہ
ہونے کا ثبوت ہوتا اسی طرح معین تاریخ سے پہلے حضرت
کی وفات پانا اس الہام کے شیطانی ہونے کی علامت
ہے۔ خدا کے اس ارادہ کی (جسکی اطلاع حضرت مرزا
صاحب کو متواتر طور پر دسمبر ۱۹۰۵ء سے مل رہی تھی) ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء
کو پورا ہونے نے ڈاکٹر کی تمام پیشگوئیوں پر پانی پھیر دیا
اور ثابت کر دیا کہ صادق کون ہے۔ اور کاذب کون۔ اگر
خدا کی نظر میں مرزا صاحب کاذب تھے اور عبد الحکیم صادق
تو خدا نے مرزا صاحب کو کیوں ایسے طور پر وفات دی
جس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کے مقبول تھے۔ اور عبد الحکیم
مخذول۔ اگر خدا عبد الحکیم کا حامی تھا۔ تو اس کو یہ الہام کیوں کیا
اور عبد الحکیم کو کسنے مجبور کیا کہ وہ دنیا کے بہت سے اخبارات
میں یہ الہام شایع کرے کہ "**مرزا ۲۱۔ ساون مطابق
۴۔ اگست کو ہلاک ہوگا**"

عبد الحکیم کے الہام کنندہ نے اس الہام سے عبد الحکیم کی
بنی بنائی بات کو بگاڑ دیا۔ اور اس کے قابو آئے ہوئے
شکار کو اس کے ہاتھ سے نکال لیا۔ اور ایسے نازک
وقت میں مرزا صاحب کی نصرت اور تائید کر کے ثابت
کر دیا۔ کہ وہ عبد الحکیم کا سخت دشمن ہے اگر خدا تعالیٰ عبد الحکیم
کے شر سے ہر طرح سے مرزا صاحب کی حفاظت نہ کرتا
تو آج دشمن کہتے۔ کہ عبد الحکیم کی پیشگوئی سچی نکلی۔ مگر چونکہ
عبد الحکیم خدا کی نظر میں مخذول تھا۔ اور مرزا مقبول۔ اسلئے
خدا نے ایسی نصرت کی کہ دشمن بھی بول اٹھے۔ کہ عبد الحکیم
کی پیشگوئی غلط نکلی۔

اس بات پر غور کرنے سے کہ کیونکر اللہ تعالیٰ
نے باوجود تین سال کے اندر اپنا مقدر ارادہ پورا
کرنے کے حضرت کی وفات کو مجموعہ آیات بنایا۔ ایک
عجیب سرور پیدا ہوتا ہے۔ آخر میں عبد الحکیم نے اپنی
بطالت کے ظاہر ہو جانے کے بعد اپنی صداقت ثابت کرنے
کے لئے ایک اور دھوکا دینا چاہا ہے۔ اور لکھا ہے کہ گو مرزا
صاحب کی وفات میری آخری پیشگوئی ۲۱۔ ساون کو
(والی) کے مطابق تو واقع نہیں ہوئی۔ مگر جو پیشگوئی سہ سالہ
اور چودہ ماہہ تھی وہ تو پوری ہو گئی۔

سو اسکا ایک جواب تو یہ ہے کہ عبد الحکیم کا یہ محض فریب ہے
کیونکہ وہ خود اپنے اسی رسالہ اعلان الحق کے صفحہ ۱۱ سطر ۱۳
میں مانتا ہے۔ کہ پہلی پیشگوئیاں اس آخری پیشگوئی سے
منسوخ ہو گئی تھیں چنانچہ وہ لکھتا ہے۔
"اس لئے ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۱۔ ساون سمت ۱۹۶۵
کی میعاد بھی منسوخ کی گئی" یہ لفظ بھی صاف بتا رہا ہے کہ
اس پیشگوئی سے پہلے بھی بعض پیشگوئیاں منسوخ ہو چکی
ہیں۔ اور وہ وہی سہ سالہ اور چودہ ماہ والی پیشگوئیاں ہیں

دوسرا جواب ایک اور بھی ہے جو ذرا غور سے سمجھنے کے
لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ہم عبد الحکیم کی پیشگوئیوں کی
ترتیب پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلی پیشگوئی
سہ سالہ تھی (جو ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو شایع ہوئی تھی اور
اس کی میعاد ۱۱۔ جولائی ۱۹۰۹ء تک تھی) اور دوسری
پیشگوئی ۱۴ مہینے کی تھی (جو ۲۔ جولائی ۱۹۰۷ء کو شایع ہوئی
جس کی میعاد ستمبر ۱۹۰۸ء تک تھی)، اور تیسری پیشگوئی ۱۶۔ فروری ۱۹۰۸ء
کو شایع ہوئی تھی کہ "مرزا ۲۱۔ ساون سمت ۱۹۶۵ مطابق
۴۔ اگست تک ہلاک ہوگا" اور چوتھی پیشگوئی جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء
کے بعد اخباروں میں چھپی تھی یہ کہ "مرزا ۲۱۔ ساون سمت ۱۹۶۵
مطابق ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہوگا"

اس میں کچھ شبہ نہیں ہو سکتا کہ اس چوتھی پیشگوئی نے
جو سب سے آخری پیشگوئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے
تمام معتقدین کو اس بات کا یقین کرا دیا تھا۔ کہ اگر مرزا
صاحب کی وفات کی انتظار کسی قریب ترین تاریخ میں
کی جا سکتی ہے۔ تو ۴۔ اگست کی تاریخ ہی۔ ڈاکٹر کے الہام
کنندہ نے اس تاریخ کے ظاہر کرنے سے یہ بتلایا تھا۔ کہ
اس تاریخ سے پہلے کسی صورت میں بھی مرزا صاحب کی
وفات واقع نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کے علم میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء
کی تاریخ ہوتی تو ضروری تھا کہ وہ اسکی اطلاع دیتا اس
الہامی وعدہ کے رو سے کبھی بھی خیال نہیں کیا جا سکتا
تھا۔ کہ اس سے بھی اقرب کسی تاریخ میں حضرت کی وفات
ہو سکے گی۔ یہ چوتھا الہام اپنے اندر معین تاریخ کی ایک
ایسی خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ اسکو صحیح تسلیم کر لینے کے بعد
ہم کبھی خیال نہیں کر سکتے۔ کہ اس خاص تاریخ سے پہلے

* چونکہ الوصیت کی عبارتیں بہت دفعہ نقل ہو چکی ہیں اسلئے اس مضمون
میں انکے نقل کی حاجت نہیں سمجھی گئی۔ ایڈیٹر

اصلی ممیرا اور ممیرکا سرمہ

اصلی ممیرا جو آج کل تقریباً اسّی سو روپیہ تولہ پر فروخت ہوتا ہی اور ممیرکا سرمہ دو روپیہ تولہ پر فروخت کیا جاتا ہے ہمیرا پاس موجود ہی میں اسکے لئے لمبے چوڑے سندات پیش نہیں کرنا چاہتا۔ اسلئے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامۃ اور دوسرے بزرگان ملت نے اسکو اصلی ممیرا شناخت کرکے خود خرید فرمایا ہی میں عام لوگوں کے نفع کے لئے اصلی ممیرا (چھ روپیہ) تولہ پر اور سرمہ ممیرا ۲ روپیہ تولہ پر فروخت کرتا ہوں اور اسکے ساتھ ہی یقین دیتا ہوں۔ اگر ممیرا اس اشتہار کے موافق مصدقہ نہ ہو تو میں قیمت واپس دونگا۔ سچائی کے اظہار کیلئے یہی ایک امر کافی ہی۔

نوٹ۔ میری دوکان سے ہر قسم کی لنگی اور کلاہ بھی مل سکتی ہی۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر قادیان دارالامان

سامانِ ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیدھے رشیو دار کشمیر کی لکڑی کے ۶ ہینڈل کا کین اور دو ربڑ کے نہایت پائدار ہی۔ قیمت ۳ روپیہ کرکٹ بیٹ سیدھے رشیو دار کشمیر کی لکڑی ۲ کیس ہینڈل دو ربڑ کے بیچ کے لئے نہایت عمدہ ۲ روپیہ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہوگی۔ ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کیلئے ۱ روپیہ

بچوں کے کرکٹ بیٹ نمبر ۳-۱۲-۱۳ کیواسطے دو سٹ ایک رکسن اکیال لکڑی کا فی کیس فی سٹ ۷ روپیہ

فٹ بال عمدہ کا ولائت پائدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائدار نمبر ۶	۷ روپیہ
نمبر ۵	۵ روپیہ
کیلئے فٹ بال نمبر ۴ معہ بلیڈر	
نمبر ۳	
کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے دھاگے کے بیچ	
پریکٹس	
کرکٹ وکٹ	فی کاپی

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ } السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم کرکٹ بیٹ پریکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا ہے میں اس کمپنی کو خوب بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں

نیاز مند حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول سجان پور ٹیرہ۔ کانگڑہ

آنکھ بیٹے کا خراس

مستریان مولا بخش غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کیا آپ بیمار ہین؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست ہو اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی تکلیف ہی آپ ضرور اس سے یہ ضرور سوال کیجئے کہ آیا دن بھر مین مجھے ایک مرتبہ دست صاف ہو جاتا ہی؟ اگر یہ بات نہو۔ تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈون کی ہاضمہ کی گولیان (ڈونس ڈنرپلیس) کھالیجئے۔ دوسرے روز صبح آپکو دست صاف ہوگا۔ اور پیشتر کی بہ نسبت آپکو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا قبض کی وجہ سے آنتوں مین فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہین۔ اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہین کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضونکا باعث ہوتا ہے اس سے بخوبی سمجھا جائیگا کہ کیون قبض سے یہ بیماریان پیدا ہوتی ہین۔ جگر کی شکایات ہیجان صفرا صفراوی بخار یا تپ۔ بد ہضمی۔ سوء ہضمی۔ پٹھونکی کمزوری۔ جسم کی نقاہت امراض قلب یعنی دل دھڑکنا یعنی چکر آنا۔ درد سر۔ نفخ۔ کھٹی ڈکار آنا اور مستورات کی بیماریان وغیرہ اگر کچھ عرصہ تک یہی حالت رہی۔ تو خون کثیف ہو جاتا ہی اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہی ڈون کی ہاضمہ کی گولیان (ڈونس ڈنرپلیس) نباتات سے بنائی گئی ہین اور مذکور الصدر مرضونکو ہٹاتی ہین کیونکہ وہ فاسد مادہ اور زہریلے اجزا کو آنتون مین سے نکالتی ہین جگر کو قوت عطا کرتی ہین۔ صفرا یعنی پت کو اچھی طرح بہاتی ہین جسم کو پاک اور صاف کرتی ہین۔ اور مرد عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے بخشتی ہین۔

بارہ آنہ والی

قیمت ۸ آنہ اور بارہ آنہ والی شیشی مین ساٹھ گولیان ہین۔ جو ۸ آنہ والی شیشی کی گولیون سے بیچ گئی ہین۔ کل دوا فروش فروخت کرتے ہین۔ یا ڈون پی او باکس بمبئی کے پاس سے

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگنے سے کسی قسم کی خارش کیون نہو فوراً کم ہوجاتی ہی اور اکثر وقت تو ایک ہی بار چھاجن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ باد۔ کھجوا۔ کیڑ چنبہ۔ داد اور جلد کی سب طرح کی سوزش خلین بخور اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت مین بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہی۔ تمام دوکانداران کے پاس قیمت ۲ دو روپیہ فی ڈبیا۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہارون کی گرم بازاری مضمونون کی تیز و طراری مریضونکی آہ و زاری آجکل وہ سماء دکھا رہی ہی لیکن ہمارا کام باتون سے نہین ہی ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہین اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا اسمین کچھ بھی دھوکا ہے قوائے عناسلہ کے متعلق ان دنون مختلف قسم کی بدکاریون کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہی ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے یہ لاجواب معجون طیار کیا ہے جسکے چند روز استعمال کر امراض متعلقہ قوائے تناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگی اور ہر قسم کی باہیہ شکایات کے لئے مفید ہی ہمارا کام یہ نہین کہ ہم لکھ مارین۔ جواہرات سے طیار ہوتی ہی اول نمونہ مفت منگائیے پھر طلب فرماوین۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ

طلا طلسمی۔ پیرانہ سال کے اثر اور بھوانی کی بے اعتدالیان اور غلط کاریون سے جو امراض لاحق ہوتے ہین اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتی ہین۔ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھاناہون اور معجون طلسمی کھائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے۔ منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ قیمت چھ ماشہ دو روپیہ۔

سرمہ سلیمانی۔ آنکھونکی کل بیماریون کو دفع کرنیوالا اور بصارت بڑھانیوالا قیمت ایک تولہ ۸

سنون دندان۔ دانتونکی کل بیماریونکو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ فی بکس ۴

المشتہر حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ المحمدیہ بلیب گڈھ

اسکاٹس املشن

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ و مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن